Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : B.A. III Hons, Paper 6th, Gr—A
7. Title/Heading of e-content : HALI KI NASR
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 943163257б

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com 08.08.2020

خواجہ الطاف حسین حالی کی نثر

B. A. III - Hons. Paper 6th, Gr. A

جدید اردو نثر کا آغاز تاریخی اعتبار سے ۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج کے قیام سے تسلیم کیا جاتا ہے لیکن بے تکلف نثر نویسی اور دلکش سادہ نگاری کا سہرا اصل میں سر سید کے سر ہے۔ سر سید کے بعد حالی پہلے شخص ہیں جنہوں نے پروقار، متین اور سنجیدہ نثر لکھی۔

سر سید جس تحریک کے علمبردار تھے حالی اس کے نقیب ہیں۔ سر سید نے اردو نثر کو جو وقار اور اعلیٰ تنقید کے جوہر عطا کیے حالی کے مرصع کار قلم نے انہیں اور چمکایا۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے اردو ادب کو صحیح ادبی رنگ سے آشنا کیا بلکہ آئندہ آنے والے ادیبوں کے لئے ادبی تنقید، سوانح نگاری، انشاء پردازی اور وقتی مسائل پر بے تکلف اظہار خیال کے بہترین نمونے چھوڑے۔

مولانا حالی کی ادبی زندگی کا وہ دور جس نے نہ صرف انہیں حیات دوام بخشی بلکہ اردو ادب کی تاریخ میں ایک زریں باب کا اضافہ بھی کیا۔ اگر ایک طرف انہوں نے حیات سعدی، یادگار غالب، حیات جاوید جیسی مثالی سوانح عمریاں لکھ کر اردو میں اس فن کی بنیاد ڈالی تو دوسری طرف مقدمہ شعر و شاعری لکھ کر ادبی تنقید نگاری کا ایسا عظیم الشان نمونہ پیش کیا جس کی مثال اردو ادب میں نہیں ملتی۔

حالی نے جو تین سوانح عمریاں لکھیں باعتبار موضوع ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہیں۔ اردو میں قدیم شعراء کے تذکروں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے لیکن حالی نے حیات سعدی میں جو علمی انداز اختیار کیا ہے اس کی مثال پہلے کہیں موجود نہ تھی۔ حیات سعدی اردو میں جدید طرز تخلیق کا بہترین نمونہ ہے اور بقول شیخ چاند مرحوم اسی وجہ سے وہ اردو زبان کی

پہلی سوانح عمری ہے۔

"یادگارِ غالب" اور "حیاتِ جاوید" معاصرین کی سوانح عمریاں
ہیں۔ ہم عصروں کی سوانح عمریاں لکھنا بڑا دشوار کام ہے۔ واقعات کے
انبار سے کام کی باتیں تلاش کرنا اور ان کو نفاست سے پیش کرنے کے لیے
بڑے سلیقے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالی نے بڑی ذہانت سے اس کام
کو انجام دیا۔ انہوں نے "حیاتِ سعدی" میں جہاں علمی اور تحقیقی انداز
اختیار کیا ہے وہاں "یادگارِ غالب" میں مرزا کے منتشر حالاتِ زندگی
کو بڑے احتیاط سے جمع کر کے حسنِ ترتیب کا جامہ پہنایا اور ساتھ ہی ساتھ ان
کے کلام پر اس انداز سے تنقید کی کہ کلامِ غالب کے چند ایسے پہلو جو اس
وقت تک عام نظروں سے اوجھل تھے سامنے آ گئے۔ اس میں کوئی شک
نہیں کہ آج غالب کو جو مقبولیت حاصل ہے اس میں یادگارِ غالب کا بہت
بڑا دخل ہے۔

"حیاتِ جاوید" ایک ایسے شخص کی سوانح عمری ہے جو
ایک عظیم شخصیت کا مالک تھا اور اسی اعتبار سے اس کے اعمال و افعال
کا احاطہ حالی نے حیاتِ جاوید میں کیا ہے۔ سرسید کی شخصیت سے
متعلق مختلف متضاد خیالات بھی موجود ہیں۔ حالی کو جو دشواریاں حیاتِ
جاوید لکھتے وقت پیش آئیں ان سے ہمارے دوسرے سوانح نگار بھی
دوچار نہیں ہوئے۔ حالی کے ہم عصر شبلی نے بھی سوانح عمریاں لکھی ہیں
لیکن اولیت کا سہرا حالی کے سر ہے۔ حیاتِ جاوید لکھتے وقت ان
کے سامنے واقعات و مواد کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ وہ اس سے گھبرائے نہیں
بلکہ بڑے استقلال اور دل جمعی سے ایسے منطقی انداز میں اسے مرتب
کیا کہ ان کے منافقین بھی اسے "مدلل مداحی" کہنے پر مجبور ہو گئے۔
حیاتِ جاوید میں حالی نے انشاء پردازی کا کمال دکھایا ہے۔ کون سا ایسا
موضوع ہے جس پر حیاتِ جاوید میں بحث نہ کی گئی ہو۔ ادب کا، سیاست کا،
تاریخ کا، معاشرت کا، سائنس غرض کہ حیاتِ جاوید اسلوب و فن کے
اعتبار سے اردو زبان کی عظیم المرتبت سوانح عمری ہے۔

"مقدمہ شعر و شاعری" حالی کا وہ کارنامہ ہے جس نے ہمارے شعر و ادب میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ حالی پہلے انشاپرداز ہیں جنہوں نے اردو میں فنِ تنقید کی نہ صرف بنیاد رکھی بلکہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس تصنیف میں اصول و نظریات دونوں اعتبار سے اردو شاعری پر تنقید کی گئی ہے۔ مقدمہ شعر و شاعری اور یادگارِ غالب کے تنقیدی حصے کے علاوہ اپنے کلام کے مجموعوں پر حالی نے جو دیباچے لکھے ہیں وہ بھی تنقیدی اعتبار سے کافی اہم ہیں اور ادبی اعتبار سے ان کے اسلوبِ بیان نادر نمونے پیش کرتے ہیں۔ مولانا حالی کی نثری تصانیف میں ان کے وہ مضامین بھی شامل ہیں جو انہوں نے وقتاً فوقتاً "تہذیب الاخلاق" اور دوسرے رسائل میں لکھے۔

حالی کی نثر میں بحیثیت مجموعی جو خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں:

① حالی کے سلجھے ہوئے دماغ کی طرح ان کی تحریر بھی سلجھی ہوئی، پاک صاف اور سنجیدہ ہے۔ ہر مضمون کو اس کے مناسب اسلوبِ بیان میں ادا کرتے ہیں اور سادگی و بے تکلفی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے جس سے تاثیر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

② وہ اپنے خیال کو الفاظ کا پابند نہیں بناتے بلکہ اس کے برعکس وہ خیال کو حسبِ حال الفاظ میں صفائی و صحت کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عبارت میں زورِ بیان اور فصاحت کا رنگ نمایاں اور جاذبِ نظر ہو جاتا ہے۔

③ وہ آزاد کی طرح زبان کے چٹخارے کی خاطر اور قاری و سامع کو خوش کرنے کے لیے تمسخر کے طور پر لفظی آرائش اور تصنع سے گریز کرتے ہیں اور شاعرانہ لفظ طرازیوں سے کام لے کر اپنے ادیبانہ اور انشاپردازانہ وقار کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

④ حالی کے یہاں نثر کے مختلف النوع نمونے ملتے ہیں۔ ان کی نثر

کی سب سے ممتاز خصوصیت استدلال ہے - وہ اپنا مافی الضمیر ادا
کرنے کے لئے دل چسپ اور بر محل تمثیلیں دیتے چلے جاتے ہیں۔
جس سے مضمون کا وقار دوبالا ہو جاتا ہے -

بہر بعض نقاد حالی کی نثر کو "روکھی پھیکی" اور "بدمزہ"
کہتے ہیں اور اپنی دلیل میں وہ متروک الفاظ پیش کرتے ہیں جن کا استعمال
حالی نے کثرت سے کیا ہے - اس کے علاوہ ان پر ایک اعتراض یہ بھی
ہے کہ حالی نے انگریزی کے ایسے الفاظ اردو میں استعمال کئے جن
کے لئے اردو میں مترادف الفاظ موجود تھے - ایسے معترضین کا جواب
دیتے ہوئے شیخ چاند مرحوم نے سچ کہا تھا :
"جو لوگ حالی کی تحریروں کو روکھی پھیکی کہتے ہیں
ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ ادبی ذوق
سے بے بہرہ ہیں اور انہیں کبھی بدقسمتی سے ادبی
مسائل پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا -"

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College
Aurangabad

Course: B.A. III Hons. Paper 6th, Gr—A
Title/Heading of E-content: HALI KI NASR
Whatsapp No. 9431632576